O

اشک بہتے ہیں تو سیلاب میں گھِر جاتے ہیں
آہ لیتے ہیں تو گرداب میں گھِر جاتے ہیں

اپنے سینے کو جَلا لیتے ہیں اپنے ہاتھوں
اپنی نفرت ہی کے تیزاب میں گھِر جاتے ہیں

پوچھیے اُن سے جو تنہا ہیں بھری دنیا میں
آپ اچھے ہیں جو احباب میں گھِر جاتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

نفسِ لوّامہ کے تریاق کو پیتے پیتے
نفسِ امّارہ کے زہراب میں گِھر جاتے ہیں

تم نہیں جانتے، ہو جاتے ہیں بوجھل کیوں دل
لوگ افکار کے سیماب میں گِھر جاتے ہیں

کبھی جلتا ہُوا سینہ، کبھی بہتی ہوئی آنکھ
بس کبھو آگ، کبھو آب میں گِھر جاتے ہیں

تیرے ہتھکنڈے سمجھتے ہیں مگر دوست سمجھ
شرم رکھتے ہیں سو اسباب میں گِھر جاتے ہیں

زندگی لمبی کہانی ہے مگر بارِ دگر
ہم وہی ایک ترے باب میں گِھر جاتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

لوگ کر جاتے ہیں ہر حد سے بھی آگے کے ستم
ہم ہر اِک بار ہی آداب میں گھِر جاتے ہیں

قلب کو کھوکھلا پاتے ہیں تو دل جمعی کو
دارِ فانی ہی کے اسباب میں گھِر جاتے ہیں

دن گزرتا ہے حقیقت سے نمٹنے میں عماد
رات ڈھلتی ہے تو ہم خواب میں گھِر جاتے ہیں

https://emad-ahmad.com/